مگر شرط یہ ہے جب کوئی قانون اسلامی کونسل کے پاس مشورے کیلئے بھیجا جائے اور کونسل یہ مشورہ دے کہ قانون اسلامی احکام کے منافی ہے تو ایوان، یا جیسی بھی صورت ہو، صوبائی اسمبلی، صدر یا گورنر اسطرح وضع کردہ قانون پر دوبارہ غور کرے گا۔

(۴) اسلامی کونسل اپنے تقرر سے سات سال کے اندر اپنی حتمی رپورٹ پیش کرے گی اور سالانہ عبوری رپورٹ پیش کیا کرے گی۔ یہ رپورٹ خواہ عبوری ہو یا حتمی، موصولی سے چھ ماہ کے اندر دونوں ایوانوں اور ہر صوبائی اسمبلی کے سامنے برائے بحث پیش کی جائے گی اور مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) اور اسمبلی، رپورٹ پر غور وخوض کرنے کے بعد حتمی رپورٹ کے بعد دو سال کی مدت کے اندر اس کی نسبت قوانین وضع کرے گی۔

کونسل کی کارکردگی

آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۳۰ کے مطابق اپنے قیام کے سات سال بعد قوانین کے جائزہ پر مبنی ایک حتمی رپورٹ پیش کرنا کونسل کے فرائض میں شامل تھا۔ اس کی شق (۴) میں یہ بھی لازم قرار دیا گیا تھا کہ کونسل کی سالانہ عبوری رپورٹ یا فائنل رپورٹ مجلس شوریٰ یا صوبائی اسمبلی کو پیش کی جائے گی جو فائنل رپورٹ کے ملنے کے دو سال کے اندر اس پر قانون سازی کرے گی۔

۱۹۸۰ء میں سات سال پورے ہو گئے لیکن بوجوہ حتمی رپورٹ تیار نہ ہو سکی تھی۔ تاہم کونسل ہر سال سالانہ رپورٹیں پیش کرتی رہی جن میں نافذ شدہ قوانین کا جائزہ اور نظام تعلیم، نظام معاشرت اور ذرائع ابلاغ عامہ کے موضوعات پر شامل تھے۔

حتمی رپورٹ ۱۹۹۶ء میں پیش کر دی گئی۔ اس کے بعد سے آج تک سالانہ رپورٹوں کا سلسلہ جاری ہے۔

کونسل کی جانب سے قوانین کی نظر ثانی جاری ہے اس کی سفارشات/ رپورٹیں مجالس قانون ساز کو ہر سال پیش کی جاتی ہیں۔۔

کونسل کا انتظامی ڈھانچہ

دستور کے آرٹیکل ۲۲۸ (۴) کے تحت صدر پاکستان کونسل کے ارکان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر فرماتے ہیں، جن کے عہدہ کی میعاد دوسرے ارکان کی طرح تین سال ہوتی ہے۔ البتہ اس میعاد کے اختتام پر ان کا دوبارہ تقرر بطور رکن/ چیئرمین کیا جا سکتا ہے۔ کونسل کے سیکرٹریٹ کی سربراہی کونسل کے سیکرٹری (گریڈ ۲۰/ ۲۱) کرتے ہیں، جن کا تقرر کونسل کے ریکروٹمنٹ رولز (۱۹۸۴ء) کے مطابق وفاقی/صوبائی حکومتوں کے کسی موزوں افسر کے تبادلہ/ ڈیپوٹیشن کے ذریعے یا پریس میں اشتہار کے بعد براہ راست انتخاب کے ذریعے ہوتا ہے۔ ریکروٹمنٹ رولز کے قاعدہ نمبر ۳ کے تحت کونسل کی تمام اسامیوں (بشمول سیکرٹری/ ڈائریکٹر جنرل وغیرہ) پر تقرر کا اختیار کونسل کے چیئرمین کو حاصل ہوتا ہے، جو انہی قواعد کے قاعدہ 9(1)(11) کے تحت قائم شدہ بورڈ/ کمیٹی کی سفارش پر کیا جاتا ہے۔ کونسل کے شعبہ تحقیق کی سربراہی اس کے ڈائریکٹر جنرل (گریڈ ۲۰) کرتے ہیں۔ کونسل کا انتظامی ڈھانچہ ضمیمہ نمبر ۷ میں تفصیل سے دیا گیا ہے۔

۱۹۵۶ء کے دستور کے آرٹیکل ۱۹۸ (۳) کے تحت جو کمیشن قائم کیا جانا تھا، وہ بوجوہ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں اس دستور کی تنسیخ تک وجود میں نہ آ سکا۔

یکم اگست ۱۹۶۲ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے جناب جسٹس ابوصالح محمد اکرم، ۱۹۶۲ء کے دستور کے آرٹیکل ۱۹۹ کے تحت، اسلامی نظریہ کی مشاورتی کونسل کے پہلے چیئرمین مقرر ہوئے۔ ان کے بعد جناب پروفیسر علامہ علاؤ الدین صدیقی، جناب جسٹس حمود الرحمٰن، جناب جسٹس (ر) محمد افضل چیمہ، جناب جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد جے ہالیپوتہ، جناب جسٹس (ر) محمد حلیم، جناب مولانا کوثر نیازی، جناب اقبال احمد خان، جناب ڈاکٹر شیر محمد زمان کونسل کی

ممتاز عالم دین ڈاکٹر محمود احمد غازی کونسل کی ایک تقریب میں شریک ہیں۔

سربراہی کی خدمت پر مامور ہوئے، اور اب ۱۵/ جون ۲۰۰۴ء سے جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد خالد مسعود کونسل کی سربراہی کے منصب پر فائز ہیں۔ کونسل کے جملہ صدر نشینوں کے عہدوں کی میعاد بھی ضمیمہ نمبر ۵ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

یکم اگست ۱۹۶۲ء سے ۲۶/ ستمبر ۱۹۷۷ء تک کونسل کا مستقر لاہور میں رہا۔ اس کے بعد اسے اسلام آباد میں منتقل کیا گیا۔ ۱۹۹۵ء میں سٹیٹ بنک آف پاکستان سے متصل، ۴۶-اتاترک ایونیو، سیکٹر جی فائیو ٹو میں اپنی عمارت مکمل ہونے پر کونسل مستقل طور پر یہاں منتقل ہو گئی۔ اولاً کونسل کے صدر نشین جزء وقتی بنیاد پر مقرر ہوتے تھے۔ جسٹس محمد افضل چیمہ (۲۶/ ستمبر ۱۹۷۷ء تا ۲۶/ مئی ۱۹۸۰ء) ہمہ وقتی بنیاد پر مقرر ہونے والے پہلے چیئرمین تھے۔

کونسل کی مطبوعات

کونسل کی مطبوعات کی تعداد ۳۷ ہے، ان میں سالانہ رپورٹیں بھی ہیں اور موضوعاتی رپورٹیں بھی۔ سالانہ رپورٹوں کی تعداد ۲۲ ہے۔ ۳۶ رپورٹیں اسلامی قوانین کی تشکیل کے موضوع پر ہیں، ۸ رپورٹیں معیشت کی اسلامی تشکیل کے موضوع پر ہیں، ایک رپورٹ تعلیمی اصلاحات پر، ۴ رپورٹیں معاشرتی اصلاحات پر، ایک رپورٹ ذرائع ابلاغ عامہ کی اصلاح پر اور باقی ۲ رپورٹیں استفسارات پر مشتمل ہیں۔

موجودہ کونسل

موجودہ کونسل کے مندرجہ ذیل ارکان کے تعین کا اعلان ۱۶/جون ۲۰۰۴ء کو کیا گیا:

۱)	جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود	چیئرمین
۲)	جناب مولانا عبداللہ خلجی	رکن
۳)	جناب ڈاکٹر منظور احمد	رکن
۴)	جناب پروفیسر مظہر سعید کاظمی	رکن
۵)	جناب علامہ عقیل ترابی	رکن
۶)	جناب حاجی محمد حنیف طیب	رکن
۷)	جناب علامہ سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی	رکن
۸)	جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل	رکن
۹)	جناب جسٹس (ر) حاذق الخیری	رکن
۱۰)	محترمہ پروفیسر ڈاکٹر سید بی بی	رکن
۱۱)	جناب پیر سید دامن علی	رکن
۱۲)	جناب جسٹس (ر) ڈاکٹر رشید احمد جالندھری	رکن

۲۸/جنوری ۲۰۰۶ء کو جناب علامہ جاوید احمد غامدی اور کرنل (ر) عبدالقیوم کو کونسل کا رکن نامزد کیا گیا، جناب جسٹس (ر) حاذق الخیری فیڈرل شریعت کورٹ کا چیف جسٹس مقرر ہونے کے بعد کونسل کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ کرنل (ر) عبدالقیوم نے بھی ذاتی وجوہ کی بنا پر استعفیٰ دے دیا تھا۔

کونسل کے افسران

سیکرٹری: جناب ریاض الرحمٰن

ایڈمن آفیسر: جناب منور حسین

ڈائریکٹر جنرل ریسرچ: جناب ڈاکٹر غلام مرتضیٰ آزاد

شعبہ تحقیق و ترجمہ:

۱- جناب زر خلیل، چیف ریسرچ آفیسر

۲- جناب محمد خالد سیف، سینئر ریسرچ آفیسر

۳- جناب انعام اللہ، ریسرچ آفیسر

۴- جناب سید مراد علی شاہ، سینئر ٹرانسلیشن آفیسر

۵- جناب محمد اشرف طارق: ٹرانسلیشن آفیسر

محل وقوع: پلاٹ نمبر ۴۶، اتاترک ایونیو، جی ۵/۲، نزد سٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد

رابطہ کے لیے:

فون جناب چیئرمین: ۹۲۰۴۷۳۶-۹۲۵۱

جناب سیکرٹری: ۹۲۰۶۰۵۹-۹۲۵۱

ایڈمن آفیسر: ۹۲۰۵۶۵۲-۹۲۵۱

فیکس: ۹۲۵۱۹۲۱۷۳۸۱

ای میل: contact@cii.gov.pk

ویب سائٹ: www.cii.gov.pk

اسلامی نظریاتی کونسل کی علمی تقریبات میں شریک خواتین وحضرات

اسلامی نظریاتی کونسل
جنگ فورم میں

(آئین پاکستان میں کونسل کو جو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں، وہ کونسل نے بہت حد تک پوری کر دی ہیں۔ سب سے اہم کام پاکستان کے قوانین کا جائزہ تھا۔ کونسل نے ۱۸۳۶ء سے لے کر ۱۹۷۷ء تک تمام پاکستانی قوانین کا جائزہ مکمل کر کے حکومت پاکستان کو حتمی رپورٹ (۱۹۹۶ء) پیش کر دی ہے۔ قوانین کے جائزوں پر کونسل کی پیش کردہ رپورٹوں کی کل تعداد ۳۹ ہے۔ دوسرا کام قانون سازی کے لئے سفارشات کا تھا۔ اس لحاظ سے بھی کونسل کی کارکردگی بہت عمدہ رہی ہے۔ اس سلسلے میں معاشی، معاشرتی اور تعلیمی سفارشات پر مبنی کونسل کی رپورٹوں کی تعداد ۲۳ ہے۔ ان میں سے بعض سفارشات نے قانون کی شکل بھی اختیار کی ہے، ان کے علاوہ کونسل کو پاکستان کے شہریوں، اداروں اور حکومت کے مختلف اداروں کی جانب سے استفسارات موصول ہوتے ہیں، اگرچہ ان کا جواب کونسل کی ذمہ داری نہیں تاہم کونسل ان کے تفصیلی جوابات تیار کر کے متعلقہ اداروں کو بھجواتی رہی ہے۔ آئین پاکستان میں کونسل کو بنیادی طور پر قانون سازی میں مشاورت کا کام سونپا گیا ہے۔ یہ کردار بہت اہم ہے، اگر کونسل اسے ذمہ داری کے ساتھ نبھا سکے تو یہی کردار کافی ہے۔ کونسل اپنی حد تک اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ تو ہو جاتی ہے اور اس کی سفارشات اور رپورٹیں وزارتوں اور پارلیمان تک بھی پہنچ جاتی ہیں، لیکن اس عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لئے اقدامات کی ضرورت ہے۔ اول کونسل کی سفارشات اور رپورٹ کو اسمبلی میں باقاعدہ بحث کا حصہ بنایا جائے۔ دوسرے کونسل کو خودمختار ادارہ بنایا جائے تاکہ یہ اپنی سفارشات براہ راست قانون ساز اداروں کو بھیج سکے اور ان پر مزید پیش رفت کے لئے براہ راست رابطے رکھ سکے۔ کونسل کی کارکردگی اور فرائض کے بارے میں ملک کے ذرائع ابلاغ میں اکثر گفتگو رہتی ہے۔ روزنامہ جنگ نے اس حوالہ سے ملک بھر میں فورمز کا اہتمام کیا جن میں اسلامی نظریاتی کونسل کی کارکردگی پر تبصرے اور تجاویز پیش کی گئیں۔ ان فورمز کی رودادیں ۱۸،۱۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کو شائع ہوئیں۔ جنہیں ہم "جنگ" کے شکریے کے ساتھ یہاں پیش کر رہے ہیں۔ آخر میں علامہ زاہد الراشدی صاحب کا ایک تبصرہ بھی شامل ہے جو روزنامہ "اسلام" میں شائع ہوا اور اس کے شکریے کے ساتھ شامل ہے۔ مدیر مسئول)

محمود علی راولپنڈی

برصغیر کے اندر علیحدہ مسلمان اکثریتی مملکت تشکیل دینے کا جو مقصد تھا، وہ صرف اکثریتی مسلمان جمہور کی خواہشات پوری کرنے سے ہی کامیابی سے سرشار ہوسکتا ہے، کیونکہ اسلامی شریعت انسانیت کو فروغ دینے کیلئے دولت چند ہاتھوں میں جمع رہنے کے راستے کو بند کر دیتی اور دولت کی مساوی تقسیم کو عملی شکل دیتی ہے۔ یہ فرض مسلمانوں کی اکثریت پر مبنی جمہوری نظام ہی ممکن بنا سکتا ہے، جب تک یہ صورت حال پختہ طور پر عملاً تشکیل دینے کے حالات پیدا نہیں ہوں گے، اسلامی نظریاتی کونسل سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کی طرح ایک اضافی ادارہ بن کر رہ جائے گا۔

محمود احمد سرو سہارنپوری راولپنڈی

ابتداء سے اب تک اس کی کارکردگی اس کے اپنے کام کی بنیاد پر اس لئے تسلی بخش قرار دی جاسکتی ہے کہ یہ ایک مشاورتی ادارہ ہے۔ یہ اپنی سفارشات براہ راست صدر مملکت کو پیش کرتا ہے لیکن اس کے پاس اپنی سفارشات کی تنفیذ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ وہ کمزوری ہے جس نے آج تک پاکستان کو اس کے مقصد وجود سے دور رکھا۔

بہت سے صاحبان علم، مخلص اور باصلاحیت لوگ اسلامی نظریاتی کونسل کے سربراہ رہے ہیں، ان میں جسٹس حمود الرحمٰن، جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، ڈاکٹر عبدالواحد ہالیپوتہ، جسٹس محمد افضل چیمہ، ڈاکٹر ایس ایم زمان وغیرہ شامل ہیں۔ کارکردگی کے اعتبار سے اسلامی نظریاتی کونسل نے جو معرکۃ الآراء رپورٹیں مرتب کر کے حکومت کو پیش کیں، ان میں اسلامائزیشن کا مکمل نظام اور بیس سال میں اس کی تنفیذ کا طریقہ کار بھٹو صاحب کے زمانے میں پیش کیا گیا، جو آج تک ایک خوبصورت خواب بے تعبیر کی صورت میں حکمرانوں کی بے توجہی کا شکوہ کر رہا ہے۔

دوسری رپورٹ وہ ہے جو اسلامی نظریاتی کونسل نے جسٹس تنزیل الرحمٰن کی سربراہی میں مرتب کی۔ یہ رپورٹ نواز شریف کی حکومت کے دور میں پیش کی گئی تھی۔ یہ رپورٹ سود کے خلاف اسلام کی غیر سودی معیشت اور اس کی تفصیلات پر مشتمل تھی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کا یہی وہ ہنگامہ خیز کارنامہ تھا جس کے خلاف اپیل لے کر نواز شریف سپریم کورٹ گئے، جب کہ آئین کی رو سے اگر ملک اسلامی ہے تو اس کی معیشت کا اسلامی ہونا سب سے پہلا فریضہ ہے۔ آج تک ریاست پاکستان اس فریضہ کی ادائیگی سے محروم ہے۔ یہ رپورٹ بھی حکومت کے لاءڈویژن میں کہیں پڑی

ہوگی۔اس طرح اسلامی نظریاتی کونسل کی ایک اور رپورٹ بھی، جو اردو کے بطور قومی زبان کے نفاذ سے متعلق تھی، مسلسل حکومتی غفلت اور بے حسی کا شکار ہے۔ پاکستان جیسی اسلامی مملکت میں اسلامی نظریاتی کونسل کا کیا کردار ہونا چاہئے؟ اس کا ایک پہلو علمی اور تحقیقاتی ہے۔ اس پہلو سے کونسل اپنی رپورٹوں کی صورت میں ہمارے نزدیک ہزار خرابیوں کے باوجود اپنا کردار دیانت داری سے ادا کرتی رہی ہے۔ دوسرا عملی پہلو ہے اور وہ ہے نفاذ سفارشات کا۔ یہ انتظامی معاملہ ہے اور خالصتاً حکومت کی ذمہ داری ہے۔ کاش یہ ذمہ داری بھی کسی آئینی ترمیم کے ذریعے اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف منتقل ہوجائے تاکہ وہ غیر اسلامی، غیر منصفانہ اور خلاف انسانیت طریقۂ حکمرانی میں اسلام کے عادلانہ نظام کے لئے اپنی سفارشات کو منوانے کے لئے کوئی مؤثر دباؤ ڈالنے کی پوزیشن میں آسکے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کو مزید مؤثر ادارہ بنانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے اپنی تحقیقات کو مرتب اور حکومت کو پیش کرنے کے بعد بار بار توجہ دلانے کا حق بھی دیا جائے اور اس کے ارکان اور اس کے سربراہ کو ہر قسم کے دباؤ سے آزاد رکھا جائے۔ سیاست گردی، گروہ بندی، سفارش یا سیاسی رشوت کے طور پر نااہل لوگوں میں اس کی سربراہی یا رکنیت نہ بانٹی جائے۔

تفقہ فی الدین کا حقیقی مقصد نئے پیش آمدہ حالات میں کتاب وسنت کی روشنی میں مسائل کا حل تلاش کرنا ہے اور اس اجتہاد کے لئے ایسے صاحبان علم وفکر اور دین سے محبت رکھنے والے کھلے ذہن کے ایسے لوگ درکار ہیں، جو قدیم فقہی اثاثے پر بھی گہری نظر رکھتے ہوں، موجودہ حالات سے بھی کامل واقفیت رکھتے ہوں اور ساری ضرورتوں کا ادراک کرتے ہوئے صرف پاکستان ہی کی نہیں بلکہ سارے عالم اسلام کی رہنمائی کے لئے اسلام کے تصور زندگی اور نظام سیاسی کو اس طرح جدید دور کی ضروریات کے مطابق واضح کریں کہ جس میں ریاست، حکومت اور فرد اپنے فرائض بحسن وخوبی ادا کرسکیں اور ان میں اپنی من مانیوں، از کار رفتہ توجیہات اور حکمرانوں کو خوش کرنے کے رجحان نہ پائے جاتے ہوں۔ یعنی یہ تجدید تو ہو، توضیح بھی ہو مگر تجدد اور اسلام کے نام پر اسلام کا کوئی غیر اسلامی ایڈیشن تیار کرنے سے مکمل گریز کیا جائے۔ یہ وہ حقیقی کام ہے جو اسلامی نظریاتی کونسل کو کرنا چاہئے اور اس سلسلے میں حکومت کو اس کے راستے کی رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔

سید محمد طیب ایڈووکیٹ اسلام آباد

یہ کونسل انتہائی اہم اور مؤثر ادارہ ہے، جس کا کام اسلامی حوالے سے سفارشات دینا اور قانون سازی میں مدد دینا ہے۔ مجموعی طور پر اس ادارے کی کارکردگی زیادہ اچھی نہیں رہی بلکہ سست روی کا شکار نظر آتی ہے۔ کم از کم موجودہ قوانین کے حوالے سے کونسل کو اپنا کام مکمل کرلینا چاہئے تھا مگر بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوسکا۔ آج بھی پہلے سے موجود ایسے قوانین نظر آرہے ہیں کہ جن کو اسلامی شکل دیئے جانے کی ضرورت ہے ہوسکتا ہے، کہ شاید کونسل نے اپنی سفارشات مکمل کردی ہوں مگر ان پر عمل درآمد کا مرحلہ ابھی باقی ہے۔

عالمی حالات اور خطے کی بدلتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر کونسل کا کردار وسیع ہونا چاہئے۔ عالمی سطح پر اسلام کے متعلق بے بنیاد پروپیگنڈہ، اسلامی تعلیمات واحکامات پر ناحق تنقید اور پاکستان کے خلاف مذہبی حوالے سے الزام تراشیوں کے سلسلے میں کونسل کو مقابلہ کے لائق ہونا چاہئے۔ دہشت گردی خواہ ملکی سطح پر ہو یا عالمی سطح پر اس پر قابو پانے اور صحیح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے کونسل کا کردار اہم بنایا جاسکتا ہے۔

کونسل کو، جو اہم ادارہ ہے، مزید مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے لئے چند اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ کونسل کے ممبران کی تعداد اسی تناسب سے بڑھائی جائے، جس طرح پارلیمنٹ کے ایوانوں کے ارکان کی تعداد بڑھائی گئی ہے۔ ممبران کا چناؤ میرٹ پر کیا جائے، ارکان میں ریٹائرڈ ججوں کا کوٹہ بڑھا دیا جائے، اسلامی ریسرچ کے حوالے سے مایہ ناز وکلاء کا کوٹہ بھی مقرر کیا جائے، سپریم کورٹ آف پاکستان، فیڈرل شریعت کورٹ اور چاروں ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان کونسل کا Ex-officio ممبر مقرر کردیا جائے تاکہ کونسل کے ممبران عدلیہ کے موقف، نقطہ نظر، انداز فکر اور تجربہ سے مستفید ہوسکیں۔ کونسل کے ممبران یا کم از کم چیئرمین کو پارلیمنٹ کے ہر اجلاس میں بطور مبصر بلایا جائے تاکہ وہ قانون سازی کے طریقہ کار اور عوامی منشاء سے براہ راست استفادہ کرسکیں اور کسی قانون پر رائے سے قبل وہ سماجی اور معاشرتی ضروریات سے آگاہ ہوں۔ دیگر اسلامی ممالک کے دورں کے ذریعے بھی کونسل کے ارکان اپنی سوچ اور تحقیق کو وسعت دے سکتے ہیں جس کے خاطر خواہ نتائج نکل سکتے ہیں۔

ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان، سینیٹر

آئینی طور پر اس ادارے کا کردار مشاورتی ہے، میں سمجھتی ہوں کہ کونسل کے آئینی دائرہ اختیار میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ بطور فعال ادارہ کام کرسکے، چونکہ اس ادارے کا کام اسلامی حوالے سے سفارشات دینا اور فکری رہنمائی کرنا ہے، اس لئے اس کی سفارشات کو قانون کا درجہ ملنا چاہئے اور اگر پارلیمنٹ کا کوئی ایوان یا اسمبلی یا ریفرنس بھیجنے والا کونسل کی اتفاق رائے سے منظور شدہ سفارشات سے اختلاف رائے رکھتا ہو، تو اسے وجوہات بیان کرنی چاہئیں ورنہ آئین میں یہ ترمیم کردی جائے کہ کونسل کی سفارشات ۹۰ دن کے اندر اندر قانون کا حصہ خود بخود بن جائیں گی۔ بہت سی سماجی اور معاشرتی برائیوں کے خاتمہ کے لئے کونسل اپنی سفارشات تیار کرے تو پارلیمنٹ کو اس پر قانون سازی کرنی چاہئے۔ کونسل کو اہم معاملوں کا از خود نوٹس لینے کا اختیار ملنا چاہئے اور تمام سرکاری اداروں کو کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کا پابند بنانا چاہئے۔

طاہرہ لطیف، سینیٹر اسلام آباد

اسلامی نظریاتی کونسل کا نام بدلا جائے کیونکہ آئیڈیالوجی یا نظریہ ایک ایسی ریاست کا تصور دیتا ہے، جہاں ایک خاص قسم کا طرز فکر ریاست کی جانب سے لوگوں پر ٹھونسا جارہا ہو۔ اسلامی نظریاتی کونسل میں مختلف فرقوں کی نمائندگی کی شرط کی وجہ سے